عالمی مالیات اور اسلامی مالیاتی نظام

حمزہ کمال

عالمی مالیاتی نظام ڈگمگا رہا ہے، جس کی بڑی وجہ ٹھوس اثاثوں کے بجائے بڑی تعداد میں صرف کاغذی اثاثہ جات کا پھیلاؤ ہے۔ نتیجتاً سرمایہ کاری کی یہ مارکیٹیں کسی بھی وقت پھٹ جانے والے ٹائم بم کی طرح ہیں، جسے توقعات اور سرمایہ کاروں کے اعتماد میں تبدیلی کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ جب یہ جذبات سرد پڑتے ہیں، تو یہ مصنوعی بلبلہ پھٹ جاتا ہے، جس میں جھٹکے کو جذب کرنے اور سرمایہ کاری میں گراوٹ کو برداشت کرنے کی کمی ہوتی ہے۔ عالمی مالیاتی نظام کی یہ کمزوری متبادل مالیاتی ماڈلز کی ضرورت پر زور دیتی ہے۔ ایسے میں اسلامی مالیاتی نظام ایک ممکنہ حل کے طور پر اُبھرتا ہے۔

روایتی بنکاری نظام میں، سرمایہ کاری میں خطرہ بنیادی طور پر قرض لینے والے کے ذمے ہوتا ہے، جب کہ اس کی ادائیگی کی صلاحیت پر اثر انداز ہونے والے بیرونی عوامل پر بہت کم غور کیا جاتا ہے۔ ادائیگی کے نظام میں قرض لینے والے کی صلاحیت پر یہ عدم توجہ ۲۰۰۸ء کے امریکی ہاؤسنگ بلبلے کے دوران تباہ کن ثابت ہوئی۔

بینکوں نے، لالچ کی وجہ سے اور تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت اور گھروں کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے حوصلہ پاتے ہوئے، ناکافی ضمانت والے افراد کے لیے قرضے بڑھا دیے۔ گمان یہ تھا کہ مکانات کی بڑھتی ہوئی قیمتیں بالآخر ضمانت کی قیمت کو بڑھا دیں گی، جس سے قرض لینے والوں کی ناکافی ضمانت قابلِ اعتبار ہو جائے گی۔ تاہم، جب مکانات کی قیمتیں کم ہوئیں، قرض دہندگان نے ڈیفالٹ کیا، جس سے فوری بندش کا ایک سلسلہ شروع ہوا اور عالمی معاشی بدحالی کا آغاز ہوا۔ نئی مالیاتی مصنوعات کے تعارف نے ریگولیٹری نگرانی کو آگے بڑھایا، جس سے نگران ادارے اُبھرتے ہوئے خطرات کی نگرانی اور ان سے نمٹنے کے لیے مستعد ہو گئے۔ اس کے بعد کے نتائج نے

عالمی مالیاتی نظام کی کمزوری میں روایتی رسک مینجمنٹ فریم ورک کے ناکافی ہونے پر زور دیا۔

اسلامی مالیاتی نظام ایک زبردست متبادل پیش کرتا ہے، جو ایکویٹی، رسک شیئرنگ، اور حقیقی اثاثوں کی مدد سے چلنے والی خدمات کے اصولوں پر مشتمل ہے۔ روایتی مالیاتی نظام کے برعکس، جو سود پر مبنی لین دین اور قیاس آرائیوں کے گرد گھومتا ہے، اسلامی مالیات اخلاقی طرزِعمل اور رسک اور منافع کی منصفانہ تقسیم کو ترجیح دیتا ہے۔ قرض دہندگان اور قرض خواہوں کے درمیان شراکت داری کو فروغ دینے اور مالیاتی لین دین کو ٹھوس اثاثوں سے جوڑ کر، اسلامی مالیاتی نظام معاشی استحکام کے لیے زیادہ لچک دار فریم ورک پیش کرتا ہے۔

مساوات اور رسک شیئرنگ کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے، اسلامی مالیاتی نظام اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ دونوں فریق مالیاتی لین دین کے نتائج کو برداشت کریں۔ یہ اصول ڈیفالٹ کی صورت میں اس کے اثرات بڑے پیمانے پر پھیل جانے کے امکانات کو کم کرتے ہیں۔ شفافیت پر زور مارکیٹ کے نظام کی ناکامیوں اور مالیاتی بحرانوں کے امکانات کو کم کرتا ہے۔

مزید برآں، اسلامک فنانس مالیاتی شمولیت اور اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کا واضح امکان رکھتا ہے، خاص طور پر پاکستان جیسی ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (SMEs) کو ٹھوس بنیادوں پر مالیات کی فراہمی اور صکوک بانڈ جیسے مالیاتی ذرائع کے ذریعے بڑے پیمانے پر بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کی حمایت کرتے ہوئے، اسلامی مالیاتی نظام جامع ترقی کو آگے بڑھا سکتا ہے اور پائیدار ترقی کے مواقع پیدا کرسکتا ہے۔

تاہم، اس کے ممکنہ فوائد کے باوجود، اسلامی مالیاتی نظام کی تکمیل میں ریگولیٹری خلا اور عدم مطابقت کی وجہ سے رکاوٹ ہے۔ اسلامی مالیاتی نظام عالمی مالیاتی منظرنامے میں ایک زبردست تبدیلی کے امکانات رکھتا ہے، جس میں استحکام کو بڑھانے، شمولیت کو فروغ دینے اور اقتصادی ترقی کو تیز کرنے کی صلاحیت ہے۔ جیسے جیسے ڈیجیٹائزیشن میں تیزی آتی جارہی ہے اور مارکیٹ کی حرکیات تیزی سے پیچیدہ ہوتی جارہی ہیں، حقیقی اثاثوں پر مبنی سرمایہ کاری کو اپنانا ناگزیر ہوتا جارہا ہے۔ مساوات، شفافیت اور رسک شیئرنگ کے اصولوں کو اپناتے ہوئے، اسلامک فنانس پاکستان اور دُنیا بھر میں، زیادہ لچک دار اور پائیدار مالیاتی مستقبل کی راہ ہموار کرسکتا ہے۔